اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِین

زندہ جادو

ہر کتاب میں طاسم جادو شعبدہ ... فرنگی انگریزی ... بنگالہ کے جادو ... درج ہیں ... سلطان محمود ... مرادآباد سے

اس میں کل حالات ... عجیب عجیب کیفیت ... کتاب ... اور ہر قسم کی کتب سلطان محمود مرادآباد ... سے

مکمل تاریخ کلیر

یعنی

حالات صابریہ

2800

۱۹۱۰

... مولوی محمد ... صاحب مرادآبادی نے ...

مخزن عطائے خواجہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ... حالات ... صوفیان صافی کے لیے عمدہ ... اور ہر قسم کی کتب سلطان محمود مرادآباد ...

کلمات طیبات

مکتوبات فارسی حضرت غوث پاک مرزا مظہر جان جاناں شہید، قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی، شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے مکتوبات وغیرہ ... سلطان محمود ... مرادآباد

منشی محمد عبد الرشید مہتمم ... نے اپنے مطبع شمس المطابع ... میں ...

مثنوی مولانا روم مع ترجمہ اردو عام فہم خوشخط قیمت



2800

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاروں حمد اس خالق کون و مکان کو جس نے ہمیں اشرف مخلوقات بنایا اور حبیب اپنا پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا اور آتش دوزخ سے بچایا صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و صحابہ وسلم اجمعین اما بعد یہ عاصی حاجی مشتاق اشرف خلف مولانا محمد یٰسین صاحب مراد آبادی عرض پرداز ہے کہ اس احقر نے بڑی محنت سے یہ صحیح حالات بحذف و تنقیح کے درج کئے ہیں جو صاحب پڑھیں دعائے خیر سے یاد فرماویں آمین۔

صحیح تاریخ شہر کلیر شریف کی آبادی کی

خلاصہ یہہ ہے کہ راجہ کرپال نے سنہ ۲۵۳ء مطابق سمت ۱۰۰۰ بکرمی جیتی میں کلیر کو آباد کیا اس سے پہلے اسکا نام ہردوار گرمی بہاس تھا جسقدر اس میں باشندے آباد تھے وہ بت پرست تھے اور خدائے وحدہ لاشریک کے نام سے محض ناآشنا تھے۔ اس شہر میں ایک عظیم الشان بتخانہ تھا جس میں سونے چاندی کے اکثر بت تھے

شہر کی آبادی بجادن کوس کی تھی۔ سنہ ۹۸ ء مطابق سمت ۱۵۵ بکرماجیتی مین راجہ بکرم پال اپنے باپ کھیمپال کے مرنے کے بعد تخت پر بیٹھا اوسنے بتخانہ کو اور زیادہ زینت دی اور بتونکی افزایش مین باپ سے بھی زیادہ سرگرمی دکھلائی سچ ہے کہ اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ روزانہ سات ہزار بہت اور ایکہزار پانچسو برہمنوں کو لیکر پرستش کیواسطے آیا کرتا تھا اور پانچہزار سوار و پیادہ برائے محافظت بتخانہ مقرر تھے سمت ۵۴۹ بکرماجیتی مطابق سنہ ۴۹۲ ء مین راجہ اودہوسین نے بتخانہ کے مہتمم برہمن گوکل چند کو قتل کر کے اوسپر قبضہ کرلیا اور اپنے بھتیجے جیدہ اسین کو بجائے برہمن مقتول کے جانشین کیا اور ہردوار گڑہی پہاٹک بجائے کوکٹ نزولہ دیوت شہر کا نام رکھا سمت ۵۸ ہ بکرماجیتی مطابق سنہ ۱ ء مین راجہ ساکن دلدگوپال والی دہلی نے اس شہر کو خوب لوٹا مگر بتخانہ کی جانب متوجہ ہوا۔

تاریخ شہر کلیر کی فتح کی

ایک مکتوب بنام مدینۃ المعارف مین تحریر ہے کہ تاریخ ۱۷ دین ماہ محرم الحرام سنہ ۵۶۲ ھ کو بروز جمعہ بعد نماز حضرت کمال احمد بغدادی ابدالی نے زوجہ دویم نے حضرت خواجہ خواجگان معین الدین محمد حسن سنجری ثم الاجمیری قدس سرہٗ سے بیان کیا کہ آج مین جانب شمال گیا تھا اثنار راہ مین ایک مقام جسکا نام کلیر ہے ایک بہت بڑا بتخانہ ہی تمام ہندوستان مین اوس سے بڑا بتخانہ نہوگا اوس مین سونے چاندی کے بت بے شمار ہین اور اسّی ہزار ناقوس پھونکے جاتے ہین اور مسلمانون کا وہان نام و نشان نہین ہی یہ سنکر حضرت خواجہ ممدوح نے ایک خط سلطان قطب الدین ایبک والی دہلی کے نام سید امام الدین اپنے مرید خاص کی معرفت بہمراہی نظام الدین محمود ابدال کے روانہ کیا سید امام الدین رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ۱۹ ماہ مذکور بروز یکشنبہ وقت نماز فجر کے بادشاہ دہلی کے پاس پہونچے بادشاہ اونسے بہ تعظیم پیش آیا۔ اور پھر خواجہ صاحب رحمۃ کے

حفاظ کو دست بستہ کھڑے ہو کر سنا بعدہٗ قیام الدین عرف زموان امیر صوبہ شمالی کو طلب فرما کر حکم دیا
کہ فوراً افواج بھیجکر کفار اور بت پرستان شہر کلیر کو واصل جہنم کرو اور بجائے بتخانہ کے مسجد عظیم الشان
بنوائی جاوین اور بتخانہ کے سونے چاندی کی بتوں کے وضو کے واسطے آفتابہ بنوا ۔ جاوین اور انکو تمام علاقہ
شہر کلیر کا مع ہردوار معاف کیا اور سید امام الدین بن سید شہاب الدین بن سید عبدالرزاق بن سید غوث الاعظم
قدس سرہ جو مرید حضرت خواجہ نظام الدین سلطان الہند کے تھے فوج کے سپہ سالار مقرر کئے جاوین
چنانچہ افواج شاہی نے شہر کلیر مین پہونچکر جہاد شروع کیا جس نے دین اسلام قبول کیا اوسکو امن دیا اور
جس نے انکار کیا اوس قتل بیدریغ تہ تیغ کیا ۔ پانچ روز متواتر ہنگامہ جدال و قتال رہا ہزارو کفار قتل
ہوئے اور بہت بھاگ کر پہاڑون مین جا چھپے ۔ ایک لاکھ دو ہزار مرد و زن مشرف باسلام ہوئے انکو باطمینان بود و باش
کی اجازت دیگئی ۔ اور بجائے بتخانہ کے ایک عظیم الشان مسجد بنوائی گئی ۔ اوسی ہنگامہ مین سید امام الدین
قدس سرہ شہید ہوئے ۔ انکا مزار پختہ بنوایا گیا ۔ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس سے جانب مشرق
قلعہ کے بلند ٹیلہ پر نہر گنگ کے دوسرے پار جو مزار مقدس ہی جو امام صاحب کے نام عوام مین مشہور مزار ہے
قیام الدین عرف زاموان امیر صوبہ شمالی نے عرضداشت تسخیر شہر کلیر کی بالتفصیل سلطان قطب الدین
والی دہلی کے حضور مین بھیجدی چند علماء فضلاء کی درخواست کی سلطان موصوف نے اونہین علماء فضلاء
دہلی سے شہر کلیر کو پاس قیام الدین عرف زموان امیر کے روانہ کئے اور فتح یابی شہر کلیر و نیز شہادت حضرت
سید امام الدین قدس سرہٗ سے حضرت خواجہ معین الدین محمد حسین سنجری ثم الاجمیری کو اطلاع دی شہر کلیر
سمت ۱۲۶۲ ایکہزار دو سو باسٹھ مطابق سنہ ۱۲۰۵ع اور سنہ ۶۰۲ھ مین فتح ہوا ۔ کتاب جواہر فریدی مین جناب
مولوی علی اصغر صاحب نے جو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد مین ہین ۔

۱۲۳۵ھ بعہد خلافت حضرت سلطان نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی جسکو دوسو چہراسی برس ہوئے

کہ کتاب ہائے مستند و معتبر مثل تذکرۃ الاولیاء و اسرار الاولیاء و گلشن اولیا و سیر السالکین و سیر المعارفین و

اسرار السالکین و جواہر السالکین وغیرہ سے تالیف تصنیف کی ہی اوس مین لکہا ہے کہ حضرت مخدوم علاءالدین

علی احمد صابر علیہ الرحمۃ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر کے جملہ خلفا مین بزرگ اور اولیا کاملین مین

سے تھے اور حضرت بابا فرید سے علاوہ بیعت ہونیکے نسبت فرزندی اور خواہرزادگی بھی تھی اور آپکا سلسلہ

سادات سے ہے اور نسب شریف آپکا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

نسب نامہ پدری صابرؒ

حضرت مخدوم علاءالدین علی احمد صابر[۱] بن سید عبداللہ[۲] بن سید فتح اللہ[۳] بن سید نور محمد[۴] بن سید احمد[۵] بن سید

غیاث الدین[۶] بن سید داؤد[۷] بن سید تاج الدین[۸] بن سید محمد[۹] بن سید ضیاءالدین[۱۰] بن سید اسمٰعیل[۱۱] بن امام جعفر[۱۲]

بن امام محمد باقر[۱۳] بن سید امام زین العابدین[۱۴] بن سید امام حسین[۱۵] بن حضرت علی[۱۶] کرم اللہ وجہہ۔

نسب نامہ مادری حضرت صابرؒ

آپکی والدہ ماجدہ کا نام مبارک حضرت ہاجرہ[۱] ملقب بی بی جمیلہ خاتون۔ دختر خواجہ سلیمان[۲] جمال الدین

بن شیخ محمد شعیب[۳] بن شیخ سلطان احمد[۴] بن سلطان محمد یوسف[۵] بن شیخ محمد اکبر[۶] بن احمد یوسف شاہ[۷]

بن شہاب الدین عرف فرخ شاہ بادشاہ کابلی۔

اور ایک نسب نامہ اسطرح پر ہے۔

حضرت علاءالدین صابر بن حضرت عبدالرحیم عبدالسلام بن حضرت شاہ سیف الدین بن عبدالوہاب

بن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ واللہ اعلم کونسا صحیح نسب نامہ ہے۔

حال پیدائش حضرت صابرؒ

کتاب جواہر فریدی مین لکھا ہے کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کی والدہ ماجدہ حضرت خواجہ سلیمان جمال الدین نے اپنی بیٹی ماجرہ ملقب بی بی جمیلہ خاتون کا عقد نکاح بتاریخ ستر ہوین جمادی الثانی ۵۷۱ھ مین شب پنجشنبہ کو بوقت عشاء کے حضرت عبداللہ سے کیا اون متعاقدین سے بتاریخ گیارہوین ماہ ربیع الاول ۵۷۲ھ مین شب پنجشنبہ کو بوقت آخر تہجد کے بعد گذرنے نوماہ سال نو دن مدت حمل کے حضرت قدوہ سالکین زبدۃ العارفین حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ کتم عدم سے عالم وجود مین جلوہ افروز ہوئے -

کتاب برق جلال مین لکھا ہے کہ جب حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر علیہ الرحمۃ کا زمانہ ولادت قریب آیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواب مین آپکی والدہ ماجدہ کو فرمایا کہ یہ جو بچہ آپکے شکم مین ہے جب پیدا ہو اسکا نام علی رکھنا آپکی والدہ ماجدہ کو عالم رؤیا مین جناب سرور کائنات مفخر موجودات حبیب خدا شافع روز جزا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام اس لڑکے کا احمد رکھنا جس رات آپکی پیدائش ہوئی اسکی صبح کو حضرت خواجہ خضر قلندرانہ وضع مین آپکے گھر تشریف لائے اور آپکو آپکی والدہ ماجدہ کی معرفت گھر مین سے منگوا کر آپکی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ اسکا نام علاء الدین رکھنا چاہئے اور پیر نے صابر کہا اور اللہ نے مخدوم کیا اسلئے آپکا نام مخدوم علاء الدین علی احمد صابر ہوا اکثر بابا صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ علم ظاہری و باطنی میرا حضرت سلطان نظام الدینؒ بدایونی دہلوی کو پہونچا اور علم سینہ میرا حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کو پہونچا حضرت پیران پیر قدس سرہ تحریر فرماتے ہین کہ بعد عقد نکاح میرے حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرہ نے مجھے خوشخبری دی کہ اے

غوث اللہ جل شانہٗ نے مجکو بعوض حسین رضی اللہ عنہ کے اور ایک بچکو اور ایک علی احمد کو عطا فرمایا اور یہ وہ زمانہ قریب ہی کہ علی احمد تیری فرزندی ان فرزندی مین پیدا ہوگا پس حسین ان سے پہلے لڑکے عبدالوہاب شکم مادر مین قرار پایا تھے اونکی جانب پشت تھین کی اور بتاریخ سترہوین شعبان المعظم سنہ ۱۲۱۵ھ روز شب پنجشنبہ کو عبدالوہاب یعنی دادا حضرت مخدوم صاحب پیدا ہوئے اور بعمر چودہ سال اور بتاریخ نو رمضان المبارک سنہ ۱۲۲۹ھ بروز یکشنبہ نکاح آپکا بموجب حکم باطنی کیا تہہ مسماۃ شام بی بی بنت عثمان بغدادی سے منعقد ہوا حضرت شاہ عبدالوہاب تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ گیارہوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۱ھ روز دوشنبہ بوقت شبہ حضرت عبدالرحیم عبدالسلام یعنی والد ماجد حضرت مخدوم صاحب پیدا ہوئے جب عمر شریف حضرت عبدالرحیم عبدالسلام کی اٹھارہ سال کی ہوئی تو بتاریخ سترہوین ماہ ذالحجہ بروز سہ شنبہ بوقت صبح حضرت غوث پاک نے اپنی فرزند شاہ عبدالوہاب کے ہاتہہ پر عبدالرحیم عرف عبدالسلام کو ایک وقت مین بیعت توبہ والامت سے مشرف کیا حضرت عبدالرحیم عبدالسلام تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ گیارہوین محرم الحرام سنہ ۱۲۵۷ھ روز سہ شنبہ حضرت ابوالقاسم گرہ گامی علیہ علیم اللہ ابدال مجاور اپنے ساتہہ واسطے نکاح ہمارے موضع کوٹہوال علاقہ بہاول پور ضلع ملتان پنجاب مین بطلب بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ روانہ ہوئے اور تیسرے روز پہونچے اور بتاریخ سترہ جمادی الثانی شب پنجشنبہ بوقت عشاء کے بابا صاحب نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح میرے ساتہہ کردیا اور نکاح سے پہلے ایک نور مثل آفتاب کے میرے دماغ سے پشت تک آگیا تہا اور بتاریخ گیارہوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۱ھ شب جمعہ کو وہ نور بہی منتقل ہوکر بطن مادر مخدوم صاحب مین ٹہیرا اور بتاریخ انیسوین ربیع الاول سنہ ۱۲۵۲ھ شب پنجشنبہ کو بہی کے وقت حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ نے ظہور اجلال فرمایا آپکی دایہ نے دیکہا آپکا منہ کعبہ

کبطرت تھا جسوقت آپکی دایہ مسماۃ کبھری نے آپکو واسطے غسل دینے کے چھوا تو تمام بدن مین اوسکے
سوزش پیدا ہوگئی پھر دوبارہ وضو کرکے اور استغفار پڑھکر آپکو غسل دیا اور بعد غسل کے آپکو کفنی حضرت
غوث پاک پہنائی بعدہ گود مین لیکر بیٹھہ گئی اپنے جانب جہت نظر کی تو بیہوش ہوگئے ایسے تہمات نظر
آنے لگا۔ آپنے سات ماہ دس روز کامل دودھ نہین پیا اسکے بعد ایک سال کامل یہی طور رہا اور ایک
روز دودھ پیتے روزہ رکھتے تھے جب دو سال کے ہوئے تو تیسرے روز دودھ نوش فرماتے لگے
آپسے ہر روز دو چار کرامتین ظہور مین آتی ہین۔ چنانچہ ایک روز کا ذکر ہے کہ بتاریخ سالگرہ بیع الثانی
سنہ ۹۴ھ سہ شنبہ کے دن والد ماجد آپکے مراقبہ مین تھے ایک سانپ گرا والد صاحب نے جب آنکھین کھولین
دیکھا کہ ایک سانپ بشکل مہیب۔ ٹکڑے کیا ہوا پڑا ہے والد صاحب نے آپکی والدہ ماجدہ کو جگایا اور
حال کہا والدہ صاحبہ نے آپکی یہ فرمایا کہ مین بھی یہی خواب دیکھ رہی تھی کہ مخدوم مجھسے کہتے ہین کہ آج
کوئی سانپ میرے خاندان کو نہ کاٹے گا اور اگر کاٹے گا بھی تو ہرگز اثر نکرے گا کیونکہ مین نے سانپونکے
سردار کو مار ڈالا ہے اور تمام روئے زمین کے سانپ مجھسے عہد کر گئے ہین۔ آپنے تیسرے
برس خود بخود دودھ پینا چھوڑ دیا۔ الغرض بعد وفات شریف آپکے والد ماجد کے آپکی والدہ صاحبہ
معہ ابوالقاسم گرگامی کے آپکو لیکر پاک پٹن شریف روانہ ہوئیں ۲۵ پچیسوین شعبان المعظم سنہ ۱۰۶ھ کو عصر کیوقت
گیارہ روز مین اپنے حقیقی بھائی بابا فرید الدین صاحب گنج شکر کے پاس شہر پاک پٹن مین پہونچین اور
صاحب سے کہا کہ مین اس لڑکے کو آپکی غلامی کیواسطے لائی ہون بابا صاحب نے فرمایا کہ مین انکا حال
پہلے ہی مطلع ہو چکا ہوت بعد تین برس ان کو طریقہ تعلیم سے فیضیاب کرونگا۔ اس عرصہ مین آپکی والدہ
صاحبہ نے بھی قیام فرمایا آپنے ہمیشہ تین یوم روزہ رکھکر بیٹھتے تھے روز بقدر ضرورت کھایا اور عرصہ ... سال مین

بابا صاحب نے استعداد علم ظاہری و باطنی حاصل کرایا کہ دو بہرا چہ سال میں حاصل نہ کرنا بعد ازان
بتاریخ پچیس شوال المکرم سنہ ۶۲۰ھ بروز پنجشنبہ قبل نماز مغرب مخدوم صاحب کو اپنے ہاتھ پر بیعت توبہ اور
اور اجازت سے مشرف فرمایا بابا صاحب بعد نماز مغرب گھر میں گئے والدہ صاحبہ آپکی کہنے لگین کہ
بہائی میر الله کا بہو کا نز ہے۔ اگر زندہ رہی تو بعد بارہ برس کے آکر اسکا بیاہ کرونگی بابا صاحب دونون
باتون پر مسکرائے اور مخدوم صاحب کو بلاکر ارشاد کیا کہ تم فقیروں مساکین کو لنگر تقسیم کیا کرو یہ سنکر والدہ
صاحبہ مخدوم ہنسین اور مخدوم صاحب ایک عرصہ تک سوتے رہے صبح کو والدہ صاحبہ مخدوم معہ ابوالقاسم
گرگانی چلی گئین بابا صاحب تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ ۲۷ محرم الحرام سنہ ۶۲۱ھ زوال کیوقت میرا لڑکا
نعیم الدین ایک حجرہ مین جہانکنے لگا اوسی وقت استغراق کیا مرگیا دوسرے لڑکے فرید بخش نے بعد
ایک سال بتاریخ ۸ صفر سنہ ۶۲۱ھ حجرہ کیطرف منہ کرکے تہوڑی دور پر پیشاب کیا اوسیوقت ایک
بچہونے ڈنک مارا فوراً دم نکل گیا تیسرے لڑکے عزیز الدین نے بعمر بائیس سال سنہ ۶۲۱ھ لنگر خانہ
مین جاکر باوضو ابوالقاسم بہنڈاری کو فہمایش کی کہ لنگر خانہ خود تقسیم کیا کرونگا تو کیوں روکتا ہے لنگر خانہ
ہمارے باپکا ہے جب عزیز الدین چلے گئے تو مخدوم صاحب آئے اور بہنڈاری ہو حسب کیا
واسطے تقسیم کے ابوالقاسم نے کہا کہ اب ایک حصہ بھی باقی نہیں ہے تب آپنے فرمایا کہ خود ہی باقی
رہگیا آپکی زبان مبارک سے یہ کلمہ نکلا ہی تہا کہ فوراً عزیز الدین کی جسم سے روح پرواز کرگئی گذشتہ ہر سہ
واقعات کی خبر علیم ابدال کے مخدوم صاحب کی والدہ ماجدہ کو تاکید ہرات مالکر بلی آپکی والدہ صاحبہ
اس خبر کے سنتے ہی واسطے معذرت کے بتاریخ ۱۹ جمادی الاول سنہ ۶۲۱ھ جمعہ کے دن بعد عصر کیوقت
پاک پٹن مین پہنچین بعد عذر معذرت کے مخدوم صاحب کے بارہ مین شکایت کی کہ مین کہہ گئی تہی کہیہ

صابر کو بھوکا نہ رکھنا - مگر تمنے ایک بی لڑکی اوس کو کھانا ندیا بابا صاحب نے جواب دیا کہ مینے تمہارے
سامنے لنگر تقسیم کرنیکا حکم دیا تھا اس پر مخدوم صاحب نے فرمایا کہ لنگر تقسیم کرنیکا حکم دیا تھا نا کہ کھانیکا
بعد کچھہ عرصہ کے آپکی والدہ صاحبہ نے بابا صاحب سے سوال شادی مخدوم صاحب کے کیا بابا صاحب نے
ہر چند سمجھایا کہ مخدوم قابل شادی کے نہین ہے ہر وقت حالت جذب مین رہتے ہین مگر والدہ
آپکے ماما بابا صاحب نے مجبوراً باصرار اپنی ہمشیرہ کے اکیس شوال سنہ ۶۲۳ھ بدھ کے روز درمیان عصر و مغرب
نکاح مخدوم صاحب کا اپنی دختر نیک اختر خدیجہ بیگم عرف شریف بنت بی بی خاتون دختر سلطان
غیاث الدین بلبن سے کردیا شب کو آپکی والدہ صاحبہ نے اپنے حجرہ مین چراغ روشن کیا اور دلہن کو اندر حجرہ کے
بھیجکر آپ دروازہ پر بیٹھہ گئین دلہن باادب کھڑی رہین جسوقت آپکو مراقبہ سے ذرا فرصت ہوئی تو آپنے منہ
پھیر کر دلہن کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ تو کون ہے دلہن نے جواب دیا کہ مین آپکی زوجہ ہون آپنے کہا کہ خدا کے
اوس کو زوجہ سے کیا کام ہے معاً اوسیوقت شعلہ نکلا تمام جسم دلہن کا جلکر خاک سیاہ ہوگیا صبح
والدہ صاحبہ نے چاہا کہ جاکر نہایش کرون حجرہ کی کنڈی کھولکر اندر گئین تو دیکھا کہ دلہن جلکر مرگئین آپکی
والدہ صاحبہ نے مخدوم صاحب کی پشت پر دو ہتھر ماری اور کہا کہ مین بھائی کو کیا جواب دونگی پھر
اوسی روز آپکی والدہ بعارضہ بخار مین مبتلا ہوگئین اور تپ دق ہوگئی اور بتاریخ ۲ محرم سنہ ۶۲۴ھ روز جمعہ
مغرب کے بعد استغراق سے انتقال فرمایا ابوالقاسم بھنڈاری نے آپکو اس سانحہ غم افزا کی خبر کی یہ سنکر
آپ اندر حجرہ کے گئے پھر اسقدر محو ہوئے کہ دو سال تک حجرہ سے باہر نہ نکلے آخر بتاریخ ۱۰ محرم الحرام
سنہ ۶۲۳ھ کو بابا صاحب آپکے حجرہ مین گئے دیکھا کہ بالکل محو ہین تب بابا صاحب نے سات بار کلمہ شہادت
آپکے کان مین کہا جس سے مراقبہ ختم ہو حضرت بقا کی متوجہ ہوئے بابا صاحب کو سلام کیا اور آپکے ساتھ

حضرت بابا کے بعد ازان بابا صاحب نے واسطے استقلال طبیعت کے ایک چلہ مین بیٹھکر خاندان چشتیہ مین مشرف فرماکر ٹوپی اپنی اوڑہا دی اور خرقہ پہنایا اوسی روز سے مخدوم صاحب آپکی خدمت مین رہنے لگے پہر آپکو استغراق ہوا بعد ازان ایک محفل ۴ ذالحجہ ۶۵۵ھ اتوار کے روز حضرات اولیا ترتیب دی گئی اور ولایت شہر کلیر کی اور خطاب باطنی سے آپکو مطلع کیا اور آپ بتاریخ ۵ ذالحجہ ۶۵۶ھ پیر کے دن کلیر تشریف لیگئے اور اسم اعظم پڑہنا شروع کیا ایک دن مین ۶ محرم کو ظہر کے وقت کلیر مین داخل ہوئے اور سجادہ گلزاری کے بکا پیر قیام پذیر ہوئے بعد نماز عصر کے جامع مسجد کلیر مین لوگون کو تلقین کرنے لگے جمال روغنگر جو آپکا معتقد ہوگیا تہا اوس نے بلند آواز سے لوگون سے کہا کہ یہ اقطاب ہند سے ہین انکی اطاعت کرکے مقصد دینی و دنیوی حاصل کرو لیکن حاضرین مین سے جو قریب دو ہزار آدمی تہے کسی نے بیعت قبول نکی آپکی دو تین مرتبہ کی ہدایت کے بعد قاضی تبرک امام جامع مسجد سے شکایت کی الغرض بتاریخ ۱۹ ذالحجہ ۶۵۶ھ کو ذموان رئیس کلیر حسب معمول مسجد مین واسطے نماز جمعہ کے آیا اور مخدوم صاحب سے دریافت کیا اگر آپ اقطاب ہند ہین تو بتائیے کہ میری بکری جو عرصہ تین ماہ سے غائب ہو گئی ہے اگر آپ بتا دینگے تو بیشک ہم آپکو اپنا پیشوا مانینگے مخدوم صاحب نے یہ سنکر فرمایا کہ بکری کہا ہوا لو حاضر ہوان اتنے کہنے کے ساتھ ہی ساتہیس آدمی کلیر سے مخدوم صاحب کیخدمت مین حاضر ہوئے اون سے بابا صاحب نے فرمایا کہ تمنے بکری ذموان رئیس کلیر کی کہائی ہے وہ لوگ صاف انکار کرنے لگے آپنے فرمایا کہ دیکہو اب پردہ فاش ہوتا ہے ورنہ بتادو اونہون نے جب بہی انکار کیا تب آپنے ذموان سے کہا کہ تم اپنی بکری کا نام لیکر پکارو جب ذموان نے بکری کا نام پکارا آواز دی فوراً سب کے پیٹ سے علیحدہ علیحدہ آواز آئی کہ میرا اس اس قدر حصہ ان لوگون کے پیٹ مین ہے ذموان آپکی کرامت

اور تثلیث کا قائل ہوا۔ مگر قاضی تبرک نے کہا کہ یہ جادو ہے اپنے دلوان اوسکے بہکانے سے کہنے لگا کہ
آپ جادوگر ہین آپ اپنے اور کہا کہ جیسے ہم آج سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا ہوئی پہر ۹ ذی الحجہ
سنہ ۱۲۵۵ھ کو اپنے کل معاملات کی ایک عرض داشت بدست علیم اللہ ابدال کے باباصاحب کی خدمت مین اونکی
باباصاحب نے بتاریخ اکیس ۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۲۵۵ھ کو ایک فتوی حدیث و قرآن سے تیار کیا اور حاضرین عالمونکی
مہرون سے مزین کرکے بدست علیم اللہ ابدال منگل کے دن قاضی تبرک کو دیا گیا قاضی نے اوسکو چاک کرکے
پشت جواب لکہا کہ امامت ہماری قدیم سے ہے ہم تمکو اپنا امام نہین بنا سکتے اور وہ فتوی چاک کردہ
بدست حضرت بن فتحوان مخدوم صاحب کے پاس روانہ کیا آپنے اوس فتوی کی سرو قد تعظیم کی اور کہا قاضی
لکھنا کہ تونے میرے مولاکی لکھی کو چاک کیا لہذا مین نے آج تیرا اور تمام اہل کلیر کا نام لوح محفوظ سے
کاٹ دیا اور بطور یادداشت لکھ کے آپنے ۲۴ ذالحجہ کو اپنی عرضی اور وہ استفتا پھٹا ہوا خدمت مین باباصاحب کی
روانہ کیا باباصاحب نے بھی اس واقعہ کو بطور یادداشت کے لکھ لیا اور حجرہ مین چلے گئے اور بعد تیرہ ۱۳ روز کے
ساتوین محرم سنہ ۱۲۵٦ھ کو منگل کے دن باہر تشریف لائے اور خط نصیحت آمیز دموان کو تحریر کیا دموان نے بسبب
بہکانے قاضی کے اسناد کو چاک کرکے لکہدیا کہ ہمکو تمہاری امامت منظور نہین حضرت مخدوم صاحب نے
وہ نامہ چاک کیا ہوا اور ایک عرضی جسکا مضمون مختصر یہ تہا۔ کہ فقیر کو اب تاب ضبط نہین اب بہت صدمہ
گذرتا ہے۔ آئندہ حضور کو اختیار ہے"۔ یہ عرضی لکھکر بدست علیم اللہ ابدال کے آٹھوین محرم سنہ ۱۲۵٦ھ بدہ کے
روز روانہ کی تاکید کردی کہ ایک پہر سے زیادہ توقف نکرنا جب یہ عرضی پاک پٹن مین لیکر پہونچے تو بابا
صاحب نے فرمایا کہ تم اسی وقت جاؤ قاضی متبرک و دموان تمیں کلیر کا نسب نامہ ہے آؤ علیم اللہ ابدال بدقت تمام
نسب نامہ لیکر کہو پہنچے اور اوسی روز آٹھوین محرم کو نامہ باباصاحب کا لیکر کلیر روانہ ہوا وہ پہنچ گیا آپنے بوسہ دیکر

پڑا اور بتاریخ ۹ محرم ۱۳۱۵ھ جمعرات کے دن حرنیہ ثانی پڑھکر آسمان کیطرف دم کیا تمام زمین کلیر کی ہلنی
لگی اسی طرح جمعہ کی اذان تک ساٹھہ مرتبہ زلزلہ آیا نماز کے وقت قاضی مبارک نوجوان معہ تیرہ ہزار
آدمیوں کے نماز کو آئے اوس وقت آپ نماز کو تشریف لیگئے اور ہدایت کی اگر آج بھی ان لوگے
تو خیر ورنہ سب ہلاک ہوجاؤگے - اس پر بھی کوئی نمانا بلکہ آپکو مسجد مین بیٹھنے کی بھی جگہہ نہ دی یہانتک کہ
آپ سیڑہی پہونچے قریب آگئے اور علیم اللہ ابدال بھی آپکی پشت کیطرف قریب کہڑا ہوگیا نماز شروع ہوگئی اور جب
تمام اہل مسجد رکوع مین گئے آپنے مسجد سے فرمایا کہ اب تو بھی رکوع مین آجا کیا دیر ہے بمجرد آپکے فرمانیکے
فوراً مسجد الٹ گئی تمام آدمی دب گئے مسماۃ گلذاری روتی ہوئی آئی کہنے لگی کہ میرا لڑکا بھی نماز کو آیا تھا
وہ دب گیا آپنے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ نیچے کی سیڑہی پر ہمارا نام لیکر لڑکے کو آواز دو علیم اللہ ابدال نے
ایسا ہی کیا فوراً آواز دیتے ہی گلذاری کا لڑکا زندہ نکل آیا - خدا کا شکر کیا پھر مخدوم صاحب نے
گلذاری اور جو لوگ موجود تھے ان سے کہا کہ اندر بارہ پہر کے بارہ کوس باہر شہر کے چلے جاؤ
کیونکہ تمام زمین کلیر کی ہل جائیگی پھر تمکو راہ نملے گی اوسکے بعد آپ جائے قیام پر آئے اور سب واقعہ کی
عرضی لکھکر بخدمت علیم اللہ ابدال کے روانہ کی اور ہدایت کی واپسی مین میرے سامنے نہ آنا - بلکہ پشت
پیچھے سے آنا عرصہ بارہ پہر کے بعد آپ پر حالت عبدیت طاری ہوئی بتاریخ ۱۲ محرم ۱۳۱۵ھ شب
یکشنبہ کو اس جگہہ کہڑے ہوئے کہ جہاں اب درخت گولر ہے اور جہاں آپکا مزار مبارک ہے ایک ٹکڑا
زمین کا جو جائے قیام سے سات قدم پیچھے جانب مغرب اور ستر ہ قدم شرق اور اکیس قدم
جنوب مین ان مقامات کو آپنے آتش قہر الہی سے واسطے محفوظ رہنے کے اشارہ کیا اور گولر کے
درخت سے پشت لگاکر اور بائین ہاتھہ سے ٹہنی درخت گولر کو پکڑلی اور داہنے ہاتھہ کی انگشت شہادت

طرف آسمان کے کرکے مٹھی اپنی بند کر لی برابر دل لگا کر آسمان کیطرف نگاہ کی تھوڑی دیر استغراق میں
رہے اسکے بعد تھوڑے عرصہ میں آنکھیں کھولیں جونہی نگاہ غضب زمین پر پڑی تو آگ زمین سے
نکلی اور قطعات زمین کے اور گولر اور جن کو امن دی گئی تھی چھوڑکر چاروں طرف ہر چیز کو جلاتی ہوئی
جب بارہ کوس پر پہونچنے لگی اور شعلے آگ کے جانب آسمان جانے لگے تھوڑے عرصہ میں تمام
باشندگان شہر کیا آدمی کیا حیوان جلکر خاک سیاہ ہوگئے ۵ محرم سنہ ۶۵۰ھ تک یہی حال رہا مخدوم صاحب
اس سانحہ کے بعد بارہ برس تک گولر کی ٹہنی پکڑے کھڑے رہے جب یہ خبر بابا صاحب کو پہونچی
تو آپنے فرمایا کہ کوئی ایسا ہی کہ جو مخدوم صاحب کو بیٹھا دے اوسی وقت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی نے
عرض کیا کہ انشاء اللہ فقیر جا کر بیٹھا دیگا شمس الدین مخدوم صاحب کے پاس گئے پشت کے پیچھے آپکے
کھڑے ہوکر قرآن شریف کچھہ تلاوت شروع کی آپنے آنکھیں کھولیں اور کہا کہ اے شمس الدین بیٹھ جاؤ
عرض کیا کہ میں کیسے بیٹھوں جب تک آپ نہ بیٹھینگے مخدوم صاحب بھی بیٹھ گئے فرمایا کہ اے شمس الدین
کیا چاہتا ہے - شیخ نے عرض کیا کہ حضور کی خدمت چاہتا ہوں آپنے فرمایا اچھا رہو - مگر ہمارے سامنے
کبھی نہ آنا - اب مختصر حال آپکے وصال کا لکھتا ہوں جو عجیب واقعہ ہے روایت ہی کہ جب شیخ شمس الدین
ترک پانی پتی خلیفہ ایک عرصہ تک آپکی خدمت میں رہے اور آپکے حکم کی تعمیل کرتے رہے اتنے عرصہ میں
شیخ صاحب کو کبھی تغیر تبدل موسم کا معلوم ہوا - ہر روز موسم بہار کا معلوم ہوتا تھا - بتاریخ ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ
بدہ کے دن صبح کے وقت آپ شیخ صاحب سے فرمانے لگے کہ اے شیخ قلعہ امیر جو علاء الدین غوری سے
فتح نہیں ہوا تھا اب بحکم خدا تمہاری انگلی کے اشارہ سے اوسکا برج گر گیا ہی اب تم جاؤ شیخ نے
عرض کیا کہ اب حضور سے کب ملاقات ہوگی مخدوم صاحب نے کہا کہ تمہارے پہنچنے پہ ہمارا انتقال ہوگا

بعد وفات آپکے مجھسے ملاقات ہوگی شمس الدین نے عرض کیا کہ خادم کو کس طرح وفات کی خبر ہوگی
آپنے فرمایا ۱۴ ربیع الاول ۱۰۹۲ھ بدہ کے روز میری وفات ہوگی۔ تمہاری اوس روز کرامت
ظاہر ہوگی علامت اوسکی یہ ہے کہ اندھیری رات ہوگی اور ہوا ایسی تیز چلیگی کہ تمام لشکر کے
چراغ گل ہوجاوینگے مگر تمہارا چراغ ایک نقطار روشن رہیگا۔ اوسی وقت بادشاہ آئیگا اور
وہ تمسے دعا چاہیگا پس تم اوسکی قلعہ کیجانب اوٹھا دینا فوراً برج گر جائیگا۔ لڑائی تمہارے نام
فتح ہوگی اور بعد اذان قلعہ فتح ہوگا خواجہ شمس الدین بہت روئے کہ افسوس پیر مرشد سے ملاقات
نہوگی۔ پس خواجہ شمس الدین اوسی روز پیر کیخدمت سے رخصت ہوکر بتاریخ ۲۹ مذکور بہ ذریعہ
شہر امیر مین داخل ہوے جاتے ہی فوج شاہی مین ملازم ہوگئے بادشاہ نے بہت سی خیمون کی بنانیکا
حکم دیا کہ موٹا ایک ملازم تلاش رسوکیے جولاہون مین گیا اسلئے ضرورت زیادہ ہوئی کہ پہلی رسی بوسیدہ
خراب کمزور ہوگئی تھی اوس قوم مین ایک ولی تہا اوس نے ملازم شاہی سے دریافت کیا کہ جسقدر
تمکو سوت درکار ہے میرے سات چلو مین دونگا۔ الغرض وہ ملازم شاہی اوس ولی کامل کیا تہہ گیا
اوس بزرگ مرد نے گہر مین جاکر ایک نلی سوت کی (سبوچہ) یعنی گھڑا مین ڈالدی موتہ پکڑ اوڑہکدیا
اور سوت کا سرا سپاہی کے ہاتھہ مین دیکر کہا کہ اسکو لیجاؤ جسقدر رسی تمکو درکار ہین بناؤ یہ تاگا
ختم نہوگا۔ بفضلہ خدا یہ اطلاع بادشاہ کو دی گئی اس کیفیت کے معلوم ہوتے ہی بادشاہ پا پیادہ
اوس بزرگ کے پاس گئے اور فتح کی درخواست کی اوسنے کہا کہ مین فوج شاہی کا اہل خدمت نہین
اہل خدمت آپکی فوج مین موجود ہے تم اوس سے دعا کے خواستگار ہو وہ اگر دعا کرینگے تو فوراً
قلعہ فتح ہوگا بادشاہ نے کہا کہ مین کیونکر اونکی شناخت کرونگا۔ مرد بزرگ نے کہا کہ انکی پہچان

یہہ ہی کہ ایک رات بڑی کثرت سی بارش ہوگی اور ہوا بھی از حد زور کی چلیگی سب کے خیمے گر جاوینگے مگر
ایک خیمہ اہل خدمت کا نگریگا اور اوسی ڈیرہ کا چراغ بھی روشن رہیگا - اوسوقت تم اوسکی تلاش کرنیکے
وہ اہل خدمت ملجاوینگے بادشاہ واپس آئے اور وقت مذکورہ کے منتظر رہے سنتے ہیں کہ میدان جنگ میں
ایک دریا تھا جس کا پانی سب کے خرچ میں آتا تھا اوس سال اس قدر جاڑہ تھا کہ پانی برتنوں میں جم جاتا تھا
اسقدر پانی ٹھنڈا پانی ہوتا تھا کہ بمشکل تمام وضو کرتے تھے - مگر جس جگہہ خواجہ شمس الدین دریا میں
وضو کرتے تھے حکم خدا سے جس جگہہ خواجہ وضو کرتے تھے اوس جگہہ پانی گرم رہتا تھا - ایک دن
وقت معمول صبح کیوقت بادشاہ سوتے سے اوٹھے اور وضو کے لئے پانی طلب کیا ایک خادم
باورچی خانہ میں پانی لینے گیا تمام برتنوں میں تلاش کیا پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا - باورچی نے سقہ کو
بلاکر کہا کہ جلد دریا سے پانی وضو کے لئے بادشاہ کے لاؤ قدرت خدا سے پہنچا اوسی جگہہ کا پانی
لایا جہاں خواجہ شمس الدین وضو کیا کرتے تھے - پانی گرم پایا حیران تھا بولا خدایا آج کیوں دریا کا پانی
ایسے گرم ہے - الغرض وہ پانی بہر کر مشک لیگیا اور پھر یہ قصہ عجیب بیان کیا اور پھر بھی اوسی
پانی کا لوٹا بہر کر شب کیلئے وضو کو لے گیا - اور عرض کیا کہ مجکو سقہ سے خبر ملی ہے کہ دریا میں ایک جگہہ
گرم پانی ہے - اور یہ پانی میں اوسی جگہہ سے لایا ہوں بادشاہ بعد ادائے نماز سقہ کو ہمراہ لیکر
دریا پر تشریف لیگئے اور حسب نشان دہی سقہ کے دریا میں ایک جگہہ پانی گرم پایا تب بادشاہ کو
یقین کامل ہوا کہ بیشک کوئی فوج میں ولی کامل ہے - اور یہ گرم پانی اوسی کی وجہ سے ہے - القصہ
تاریخ تیرہویں ماہ ربیع الاول سنہ ۹۰۷ھ کو جب دن چھپ گیا اور شب پنجشنبہ ہوئی تو بقول اوس بزرگ کے
قول پورا ہوا یعنی بارش شروع ہوئی ہوا زور سے چلی سب کے خیمہ گر گئے بادشاہ فوراً لشکر میں گئے اور

اہل خدمت فوج کو تلاش کیا چنانچہ سب کے خیمہ گر گئے تھے صرف ایک خیمہ خواجہ شمس الدین کا سالم پایا اور چراغ بھی روشن پایا آپ تلاوت قرآن شریف مین مصروف تھے پادشاہ نے جاکر سلام کیا اور دعا کے ملتجی ہوئے آپنے بادشاہ کے حق مین دعا کی وہ دعا خواجہ کی درگاہ رب عزت مین قبول ہوئی صبح کو بادشاہ نے فوج کشی کی بفضلہ خدا تعالے امیر فتح ہوا۔ اوسوقت خواجہ شمس الدین کو اپنے پیر یعنی مخدوم صاحب کا قول یاد آیا کہ ضرور انتقال ہوگیا ہوگا اپنے اپنا قرآن شریف بدست منشی فوج کے مبلغ گیارہ روپیہ کو ہدیہ کیا اور قیمت مذکور مین سے پندرہ گز پارچہ اونی سبز رنگ آٹھ روپیہ کا اور دو گز پارچہ سفید اونی ایک روپیہ کا جو دفن کفن میت کیلئے کافی ضروری تھا خرید کیا اور کمر سے باندہکر کلیر کو روانہ ہوئے تھوڑی دور گئے ہونگے جو اچانک ایک ٹھوکر لگی کہ زمین پر گر پڑے جب اوٹھکر دیکھا تو آپکو کلیر مین پایا آپ پیر کے تیام پر پہونچے تو وہی دیکھا جو پیر نے فرمایا تھا۔ اور تن پاک بیجان درخت گولر کے نیچے پایا اور ایک شیر حفاظت کے لئے پاس کھڑا ہے۔ پس شیر آپکو دیکھتے ہی چلا گیا جنگل کو چلا گیا اور خواجہ شمس الدین نے حضرت مخدوم کے جسم اطہر کو غسل دیکر کفن پہناکر جنازہ تیار کیا اور بعد افسوس کہ ایسی بزرگ شیخ کی جنازہ کی نماز مین تنہا پڑہون ہنوز یہ کلمہ افسوس ختم ہوا تھا کہ دور سے ایک صاحب جمال بلباس صابری منہ پر نقاب ڈالے گھوڑے پر سوار نیزہ ہاتھ مین لئے ہوئے جانب غرب سے نمودار ہوئی فوراً گھوڑے سے اوترکر نماز جنازہ پڑہائی جب سلام پھیرا تو ہزارون مقتدی پیچھے کھڑے تھے بعدہ سب نے ملکر جنازہ کلیر مین دفن کیا اور اپنی اپنی راہ کو راہی ہوئے پھر وہ امام گھوڑے پر سوار ہوکر ارادہ چلنے کا کیا خواجہ شمس الدین نے نام نشان دریافت کیا کچھ جواب نہ دیا بعض لکھتے ہین کہ خواجہ شمس الدین نے اوٹھکر نقاب چہرہ سے اوٹھایا

از مخدوم صاحب ہی موجود تھے خیال کیا گیا یعنی پیر سے آخری ملاقات ہوئی وہ سوار ہو گئے چوٹی پر دو رجا کر غائب ہو گئے پھر خواجہ شمس الدین ترک کا یہ دستور تھا کہ ہر سال شروع ماہ ربیع الاول کلیر میں جاتے اور چودہویں ماہ مذکور تک حاضر رہ کر واپس آتے اور بعد حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ آپکے روضہ کی عمارت پختہ تیار ہوئی اور بتاریخ گیارہ ماہ ربیع الاول ۵۹۲ھ شب پنجشنبہ کو وقت آخر تہجد کے حضرت مخدوم صاحب کی ولادت ہوئی اور ۱۳ ماہ مذکور ۶۹۰ھ بروز جہار شنبہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور آپکی عمر شریف ستانوے سال کی ہوئی آپکی وفات کے بعد سے ابتک فیض جاری ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون ۝

عاصی دعاگو حاجی مشتاق احمد خلف مولانا محمد یٰسین رحمۃ

مولانا محمد ناصر مرحوم مغفور مراد آباد محلہ پیر غیب

مسمریزم سے یا کرامات سے - لعنت اللہ علی الکاذبین - جن صاحبان کو دولت کمانا یا شوقیہ عملی مسمریزم سیکھنا یا تجربہ کرنا منظور ہو تو ہم سے معلوم کریں ہم بہت جلد بتادینگے اول خوب اچھی طرح سیر دیکھ لے یعنی یہ عمل دس سال کے بچہ پر کیا جاتا ہے شاہ جن بذریعہ عمل کے فوراً حاضر ہونگے جو حال معلوم کرنا ہو معلوم کرلیں - علاوہ اسکے کل بیماریوں کا علاج کرنا اور جو چاہو معلوم کر لو - جب سیکھنے والا عامل ہو جاویگا تو ہم مبلغ پچاس روپیہ لینگے لیکن اول روپیہ کا پورا طور اطمینان کر لینگے - اور ہم ہر قسم کا علاج کرتے ہیں اگر ہمکو اپنے مکان پر بلائیگا تو زادِ راہ دینا ہوگا اور یہاں بھی علاج

جو کرتے ہیں خادم اطبا و عامل محمد ایوب علی مراد آباد محلہ طویلہ -

غزل قوالی

ہمہ تن نور ہے اے شاہ سراپا تیرا
جسنے دیکھا تجھے بس ہوگیا شیدا تیرا

ظلمت کفر مٹی نور جہان مین پہیلا
حق نے ظاہر کیا جب چاند سا چہرہ تیرا

سنگریزون نے پڑھا دست مبارک مین درود
پڑھ لیا گویا بتون نے بھی تو کلمہ تیرا

عرش پر جب شب معراج سواری پہونچی
صاف بے پردہ کیا حق نے نظارہ تیرا

نزع کے وقت جو آجائینگے وہ بالین پر
بخت خفتہ مری چمکیگا ستارہ تیرا

اپنی آنکھون کو ملون ہی جبین کو رگڑون
مجکو ملجائے اگر نقش کف پا تیرا

کیا ہوا طور پہ موسی کو اگر بلوایا
عرش پر تجکو بلایا ہے یہ رتبہ تیرا

معرکہ

تیری معراج کی غزلون کو ملی یہ شوکت
شعرا کرتے ہین ہر شعر پہ بیڑا تیرا

دیکھیے

دعوئے عشق کرین ساری خدائی والے
کوئی مشتاق سا مشتاق نہوگا تیرا

یہ نور خدا طور موسے نہین ہے
ابھی رو رہے حضرت کو دیکھا نہین ہی

لگی عشق کی چوٹ جس دل پہ زاہد
وہ دنیا کی الفت پہ مرتا نہین ہی

صبا حال اونسے خدارا یہ کہنا
مجھے دوسرے کا سہارا نہین ہی

بھروسا تمہارا ہے حضرت وگرنہ
میرا ہند مین کوئی اپنا نہین ہی

ابھی چاہ یوسف کو بھولی زلیخا
مہ مصر کو میرے دیکھا نہین ہی

بجز عشق حضرت نہین ملین کچھ بھی
حسینون کا اس دل مین سودا نہین ہی

نہ ہے بیری نظرون مین ہوئے منور
بس اب ہے کہ سوا کچھہ تمنا ہین ہی

نکل جائے گر جان عشق نبی مین
بقائے ابد ہے یہ مرنا نہین ہی

وہابی کو ہووے خدا کی ہدایت
کہ دہ دین دنیا مین اچھا نہین ہی

تمہارا ہی مشتاق ہے میرے حضرت
رہا ہند مین یہ تو رہنا نہین ہے

محمد پہ دل کو فدا کر چکے ہین
جو فرض خدا تھا ادا کر چکے ہین

نہ لائی شمیم دو گیسوی حضرت
تری منتین اے صبا کر چکے ہین

مدینہ ہی مین جا کے سمجھے گا کچھہ دل
یہان تو بہت کچھہ دوا کر چکے ہین

نہ دوزخ مین جائیگا کوئی بھی اون
یہ وعدہ رسول خدا کر چکے ہین

یہ حسرت ہے پہنچے نہ اب تک مدینہ
ارادہ تو ہم بارہا کر چکے ہین

دعا سے اجابت کو یہ دشمنی ہی
نہ مطلب ہوا سو دعا کر چکے ہین

نہ لایا کوئی خاک کوئے محمد
ہوا تک کی ہم التجا کر چکے ہین

کہان ہم سے ممتاز وصف نبی ہو
صفت اون کی سب انبیا کر چکے ہین

بس اتنو گھونگھٹ اٹھا کے مجکو دکھا دو درشن کملیا والے
کبھر بھی ہی میت ہین تمہاری بجو ہے تن من کملیا والے

ہزار بیدک نے دی دوائی نہ کوئی مجکو تو راس آئی
ہمارے گھر کا تیرے ہاتھون پڑا ہی درمن کملیا والے

حسن یہ تو ناکامن کہا ہے نہ حور جنت کی جت لبہاوے
ہماری نینون مین بس رہا ہے تمہارا جوبن کملیا والے

تم آپ ہی کچھ پیند سوتے ہو کبھی تو بتیا کو ہمری دیکھو
کہین سکے ہو گن گنواکے تن من پہرتے ہون بن من کملیا والے

بسایو جب سے مدینہ نگری کبھی نہ لینو ہے سد بدھی ہمری
دکھا دو پھر آستاہی نہ ہے یہ بپت بیرن کملیا والے

کدہر کو ڈھونڈون کہ تہک رہی ہون کیلی بن بن بلک رہی ہون
نہ کوئی سنگی نہ کوساتھی نہ کوئی ساجن کملیا والے

ہوس بھی من مین یہ ہے بچارے کبھی یہ بات سے جو اپنے دوارے
بہاکے پلکون کی اپنے جہاڑو بہارون آنگن کملیا والے

جو جان پیا مین آپڑی ہے یہ آس ممتاز کو لگی ہے
تمہین جو سپنہ مین دیکھ پاؤن لگا لے چھتیین کملیا والے

غزل صوفی علی جان بیگ آزاد

وحدت یار کا جب جوش پہ دریا ہوگا
موج در موج میرے دل کا سفینہ ہوگا

دل پر داغ مین جلوہ جو تمہارا ہوگا
مجمع عام مین وحدت کا نظارہ ہوگا

عشق مین مٹکے جو جہان مین تو اولا ہوگا
نسبت بندگی اوٹھیگی تو مولا ہوگا

علم ہوگا نہ معلم نہ کتابت نہ کتاب
مکتب عشق مین پہلا سے سبق لا ہوگا

طلب منزل مقصود مین ہے حسن طلب
راہ مین موت جو آجائیگی اچھا ہوگا

قلب اسرار لدنی سے جب ہوگا آگاہ
فیض اقرا سے کشادہ میرا سینہ ہوگا

ربانی کی صدا سنکے وہ فرماتے ہین
لن ترانی کا سبق آپکو دینا ہوگا

ذوق دل کا ہی تقاضا کہ انا انت کہہ
عقل کہتی ہے نہین شرع مین [illegible] ہوگا

ہستی عالم ایجاد ہے دام محبوب
اس سے آزاد وہی ہوگا جو وہ انا ہوگا

علمی خزانہ غیب بے زوال

گنج شایگان ۔ شاہ ایران سی لیکر تمام راجہ نوابونکی تصاویر موجود ہین۔ قابل دید قیمت فی جلد ۶؍،

مجربات جالینوس ۔ طب مین لاجواب ہے ہر نسخہ تیر بہدف ہے۔ قیمت چھ آنے (۶؍)

دیوان حضرت شاہ خاموش معہ سوانحعمری صحیح حالات قابل دید ہے اعلیٰ قسم جلی قلم قیمت ۸؍

نسخہ اکسیر ۔ علم طب مین لاجواب ہے اور اطبا کیلئے نہایت کارآمد ہے ہر نسخہ آسان مجرب ہی قیمت ۱۲؍

کنز الاسرار ۔ مصنفہ حکیم شیخ کالو چاند پوری اول نمبر کے حکیم کے تجربونکی یہ کتاب ہی جسکا ہر نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہی واقعی کتاب قابل دید ہے قیمت صرف ۱۲؍

تاریخ جنگ روم و یونان ۔ ترکون کی بہادری معہ نقشہ میدان جنگ معہ تصاویر موجود ہادر ترک نے یونان فتح کیا ہر مسلمان صاحبان کو دیکھنا چاہئے قیمت ۶؍

رباعیات مشہور و معروف مشتہر مین نامی شاعر مسلمان فلسفی

دریا فیضان فخر شعرائے عجم حکیم غیاث الدین ابو الفتح عمر الخیامی نیشاپوری علیہ مع اشعار انگریزی معہ دیباچہ بڑی آب و تاب سی چھپی ۸؍

سنسکرت علم ادب سنسکرت کی یہ کتاب لاجواب ہے مسلمانون نے اس زبان کی جسقدر کتابین لکھی ہین اُن مین سے ایک کتاب یہ ہی۔ نہایت خوشخط اعلیٰ درجہ کی اردو سلیس عبارت مین چھپی ہی ۸؍

چون و چہار چہنتیس سوال ۔ یہ کتاب مذہبی مین لاجواب ہی ۳۶ سوال کا مجموعہ ہے جسکو ایک درویش خدا پرست نے تصنیف کیا ہے اور طریقہ عمل وظیفہ و درود شریف و نماز پڑھنے کے آسان بتلائے ہین۔ مذہب تصوف مین بھی اس سے بہتر آجتک کتاب کوئی نہین ہوئی دیکھنے سے آپ خود اندازہ کر سکتے ہین قیمت ۸؍

نصیحۃ الشیعہ ۔ اس کتاب ہی ماتمات شیعہ کو سون ہو گئے ہین و دندان شکن جواب دئے ہین کہ جس سے شیعہ قوم مجبور ہو گیا ہے قیمت ۲؍

خلاصہ عقاید عبد الوہاب نجدیہ ۔ خلاصہ میان عبد الوہاب کے عقاید کا اس سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے قیمت جلد ۱؍

علاوہ اسکے ہر قسم کے رد مذہب جدید ہماری دوکان سے طلب کرو
مولوی ... [illegible]

ہر قسم کی کتابین ساروان مجید کی مرادآباد خلیفہ پہر عجیب طلب کرو

مختصر فہرست اشیاء برتن ساخت مراد آبادی برنجی	تاجرانہ نرخ سے ہر قسم کی گھڑیاں خرید لو
خاصدان بہ نقشین [illegible] اعلیٰ قسم [illegible]	راسکوپ اصلی پٹینٹ [illegible] اگر اصلی نہو تو واپس
اوگالدان [illegible] نقشین [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	جوئلدار راسکوپ سسٹم پٹینٹ [illegible] روپیہ
[illegible] متوسط [illegible] نقشین [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	راسکوپ نقلی بلا جوئل [illegible] روپیہ
گلاس [illegible] نقشین [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	راسکوپ فینسی خوبصورت [illegible] روپیہ
قرشی [illegible] نقشین [illegible] قسم اعلیٰ [illegible] سیاہ قلم [illegible]	راسکوپ سلور کا ڈائل [illegible] روپیہ
کٹورا [illegible] نقشین [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	گارڈواچ ریلوے کا ازحد مضبوط [illegible]
تھالی ہر قسم [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	ریلوے گھڑی مضبوط [illegible]
سماوار چاپ کا [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	گھڑی ہفت روزہ آٹھ دن میں چابی دیجاتی ہے [illegible]
دستی لگن ہر قسم [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	چاندی کے کیس کی گھڑی آٹھ روز کی چابی کی [illegible]
سیلفچی [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	چوڑی دار جڑاؤ نہایت خوبصورت [illegible]
شمعدان بشکل سانپ بچھو وغیرہ فی جوڑ [illegible] اعلیٰ [illegible]	چوڑی دار گھڑی - دستی [illegible]
پھولدان فی جوڑ [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	دینتی سلور کی [illegible]، چاندی کی [illegible]، سونیکی [illegible]
برنجی کرسی فی عدد [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	ہاف ہنٹنگ چاندی کی نہایت عمدہ [illegible]
صندوقچی سنگ خوبصورت فی عدد [illegible]	علاوہ اسکے ہر قسم کی گھڑیاں موجود ہیں طلب
برنجی چوکی جو شادیوں میں کام آتی ہے فی عدد [illegible] قسم اعلیٰ [illegible]	کرنے پر روانہ ہونگی اور مرمت بھی بخوبی ہوتی
علاوہ اسکے ہر قسم کا سامان ساخت مراد آباد کا موجود ہے	ہے۔
اور حسب فرمایش تیار ہو سکتا ہے۔	
سلطان محمود مراد آباد محلہ پیر غیب	سلطان محمود - مراد آبادی محلہ پیر غیب

ذریعۂ نفع یا کمائین

یعنی

اکسیر حب و تسخیر ہمزاد و تسخیر موکلات و جنات - و اکسیر دست غیب مکمل قیمت ... حصہ

حصہ اول مین حب تسخیر کے عمل جو بڑے بڑے کاملین اور بزرگون سے عامل بنے گئے ہین جو کبھی خطا نہین کرتے درج کئے ہین اور عمل کے پڑھنے کے طریقہ او زکات اور نقش بھرنے کا قاعدہ علاوہ اسکے اور بہت قسم کے عمل فلیتہ منتر جو کی اسفلی علوی وغیرہ درج ہین حصہ دویم مین جنات اور موکلات کا حاضر کرنا تابع کرنا مریضون کا علاج کرنا حاضرات وغیرہ کرنا اور جو دل چاہے کام لو - حصہ سویم مین دست غیب کے عمل دو روز سے پندرہ روپیہ روز تک کے عمل ہین اگر محنت کر کے ایک بھی عمل کر لیا تو مفت بادشاہی ہے علاوہ اسکے ایک سال کا حال بتلانا ذرا فرق نہوگا دوسرے جسکو کتا کاٹے سانپ کاٹے ہڈی کرنا چور کا نام بتلانا سانپ بچھو کا ایک باندھنا - الاہمین یا افطرا یا پورونکی علاج بذریعہ عمل کرنا اور پسلی بچونکی چہاٹنا - ڈاڑہ کا علاج سونیکا ہزارون قسم کے جلد اثر کرنیوالے منتر و فلیتہ عمل وغیرہ موجود ہین

کیمیائے بقراط یہ کتاب طب مین اعلیٰ قسم کی ہے اسکا ہر ایک نسخہ جلد اثر دکھلاتا ہے اور نسخہ آسان اور کشتہ جات کے نسخے اور سونا چاندی اور جوڑا سونا چاندی بنانیکی ترکیبین کثرت سے موجود ہین اور ہر قسم کے ہزارون نسخے ہین قیمت ۱/۶

جملہ فرمائشین بنام سلطان محمود ہمراز آپ کا عجیب ہونی چاہئین